السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

(ایک شخص لوگوں کو دفع امراض وتکالیف کے لیے لکھ کر لٹکانے کے لیے یہ شعر سکھاتا ہے : لی خمسةاَطفی بہا حرالوبی ، الحاطمة والمصطفی والمجتبی والفاطمة واَبنائہا. (سائل محمد یونس ومحمد گل

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہاں دو بحثیں ہیں :

پہلی بحث : اس شعر کے ابطال میں ۔

دوسری بحث : تعاویذ کے لٹکانے میں :

پہلی بحث :

اللہ کی توفیق سے ہم کہتے ہیں : یہ بیت کئی وجوہ سے باطل ہیں :

پہلی وجہ : اس کا قائل معلوم نہیں اور ایسا بیت باطل ہے ۔

دوسری وجہ : اس بیت کا کوئی معنی نہیں کیونکہ اس میں لفظ حاطمہ کا کوئی معنی نہیں ۔

تیسری وجہ : یہ شعر کافر شیعوں نے گھڑا ہے وہ عام صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ بغض رکھتے ہین اور مذکورہ پانچ کی محبت کے دعویدار ہیں لیکن وہ ان کے بھی دشمن ہیں ۔

چوتھی وجہ : اگر ''حرالوبی'' سے مراد دفع امراض ہے جیسے کہ سوال میں مذکور ہے تو یہ شرکی وسیلہ ہے اور یہ شخص ضال یا مضل بلکہ شرک ہے کیونکہ وہ لوگوں کو دفع امراض وتکالیف کے لیے نبی ﷺ سے جو صحیح ثابت ہے نہیں سکھاتا ، اور ایک بدعی چیز گھڑ کر مسلمانوں کے عقائد خراب کر رہا ہے ، شرکی اور بدعی کلمات میں کوئی خیر نہیں ، خیر رسول اللہ ﷺ سے جو صحیح ثابت ہیں اس میں ہے ،

اور اگر ''حرالوبی'' سے مراد اپنی حرارت کلی کو ان کی محبت سے دفع کرنا ہے تو یہ دور کی تاویل ہے ، جو اس شخص کے عمل کے مخالف ہے اور پھر یہ عام صحابہ کو چھوڑ کر صرف ان پانچ کی تخصیص کیوں کرتا ہے ؟ ۔

ان وجوہات کی بناء پر یہ شعر بھی باطل ہے اور اس کا بیمار کے گلے میں لٹکانا بھی باطل ہے ۔

مولانا رشید احمد احسن الفتاویٰ (48/1) میں کہتے ہیں : '' یہ بیت اور اس کا گلے میں لٹکانا باطل اور شرک ہے '' ۔

دوسری بحث : تعویذ دو قسم کے ہیں :

پہلی قسم : اگر تعویذ میں ایسا دم لکھا گیا ہے جس کا کوئی معنی نہیں یا لکیریں ہیں جس سے مراد سمجھ میں نہیں آتی یا اس میں شرک کے کلمات ہوں یا ان میں غیر اللہ سے فریاد رسی کی گئی ہو جیسے سلیمان ، فرعون ، شداد ، بدوح ، جبرائیل ، میکائیل ، حسن ، حسین ، فاطمہ ، حیدر وغیرہ تو اس قسم کے تعاویز کی حرمت پر اتفاق ہے اور اس کی رخصت علماء تو درکنار مسلمانوں میں سے کسی نے نہیں دی ۔

اس کی دلیل صحیح مسلم (774/2) میں عوف بن مالک اشجعی کی حدیث ہے وہ کہتے ہیں :

کہ ہم جاہلیت میں دم کیا کرتے تھے ہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اس بارے میں کیا ارشاد فرماتے ہیں ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :''

«اعرِضُوا عَلَیَّ رُقَاکُم لَا بَأْسَ بِالرُّقَی مَالَم یَکُن فِیہِ شِرکٌ»

تم کلمات دم میرے سامنے پش کرو اور ایسے دم میں کوئی حرج نہیں جس میں شرک نہ ہو۔

مسند احمد (154/4) میں ام سلمہؓ سے روایت ہے ، وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

«من اَلقی ودعۃ فی عنق الصبی فاللہ عنہ بری ء»

''جس نے بچے کے گلے میں منکا لٹکایا تو اللہ تعالیٰ اس سے بیزار ہے۔''

اس طرح عرف شذی: (28/2) میں ہے

نے فرمایا ہے اور ودعۃ لغت میں منکے کو کہتے ہیں۔ لیکن باوجود تلاش بسیار بروایت ام سلمہؓ مجھے مسند احمد میں یہ حدیث نہیں ملی، اس کی سند حسن ہے جیسے کہ امام شیخ الاسلام ابن تیمیہ

سے ورایت ہے، وہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا عبداللہ بن مسعود :

«ان الرقی والتمائم والتولۃ شرک»

یقیناً رقی، تمائم، تولہ شرک ہے'' ابوداوٗد رقم: (3883)، ابن ماجہ رقم: (353)، ابن حبان رقم: (1413)، احمد: (381/1)، حاکم: (217/4)۔''

اور اسی طرح سلسلہ: (585/1)، رقم: (331) شیخ فرماتے ہیں ''رقی'' سے یہاں مراد جنات سے پناہ طلب کرنا ہے یا اس کا معنی سمجھ میں نہ آتا ہو جیسے بعض مشائخ اپنے زعم میں اپنی کتابوں کو دیمک سے حفاظت کے لیے لفظ ''یا کیبج'' لکھتے ہیں۔

تمائم ''جمع ہے تمیمۃ کی جو اصل میں منکول کو کہتے ہیں، میں کہتا ہوں کہ مکان کے سامنے یا دروازے پر گھوڑے کا نعل لٹکانا اس طرح ڈرائیوروں کا اپنی گاڑیوں کے آگے یا پیچھے نعل کا لٹکانا یا ڈرائیور کے سامنے والے شیشے پر نیلا'' منکا لٹکانا جن سے ان کے خیال میں نظر بد سے حفاظت ہوتی ہے اسی حکم میں ہے۔

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے کسی شخص کے ہاتھ میں پیتل کا کڑا دیکھا تو فرمایا: کیوں ڈال رکھا ہے؟

اس نے کہا، کلائی کی تکلیف کی وجہ سے۔ آپ نے فرمایا:

«انزعھا فانھا لاتزیدک الا وھنا»

''اسے اتار دے اس سے تیری تکلیف مزید بڑھتی ہے۔''

زوائد میں اس حدیث کو حسن کہا ہے، ابن ماجہ رقم: (3531)، احمد: (445/4)۔

سے روایت ہے وہ کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا عقبہ بن عامر :

«من تعلق تمیمۃ فلااتم اللہ لہ ومن تعلق ودعۃ فلاودع اللہ لہ»

(جو منکا لٹکائے اللہ اس کی مراد پوری نہ کرے، اور جو منکا لٹکائے اللہ اسے آرام نہ دے''۔ (احمد: 154/4''

سے روایت ہے انہوں نے ایک شخص کے ہاتھ میں بخار کا دھاگہ بندھا دیکھا تو اسے کاٹ ڈالا اور یہ آیت پڑھی حذیفہ :

وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُم بِاللَّهِ إِلَّا وَهُم مُّشْرِكُونَ ١٠٦ ... سورۃ یوسف

''ان میں سے اکثر اللہ کو مانتے ہیں مگر اس طرح کہ اس کے ساتھ دوسروں کو شریک ٹھہراتے ہیں۔''

ابن ابی حاتم روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں مجھے حدیث سنائی محمد بن ابراہیم ابن اشکاف نے وہ کہتے ہیں مجھے حدیث سنائی یونس بن محمد نے وہ کہتے ہمیں حدیث سنائی حماد بن مسلمہ نے وہ روایت کرتے ہیں عاصم احول سے وہ ایک بیمار پر داخل ہوئے تو اس کے بازو پر چمڑے کا تسمہ بندھا ہوا دیکھا تو اسے کاٹ دیا اور اسے اس کا حکم یاد دلایا ''فتح المجید ص (92)۔ عروہ سے وہ کہتے ہیں کہ حذیفہ

سے روایت ہے وہ کہتے ہیں ''جس نے کس انسان سے تمیمہ کاٹ کر ہٹا دیا تو اسے غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا''، اسے وکیع نے روایت کیا ہے۔ (ابن ابی شیبہ۔ کتاب الطب۔ باب فی تعلیق التمائم: رقم سعید بن جبیر (3524)۔

اسی لئے شیخ الاسلام فرماتے ہیں: مجہول اسم سے دعا کرنا تو دور کی بات ہے اس کے ساتھ دم کرنا بھی کسی کے لیے جائز نہیں اگرچہ اس کا معنی سمجھتا ہو کیونکہ غیر عربی لفظ کے ساتھ دعا کرنی مکروہ ہے۔ رخصت تو صرف اس کے لیے ہے جسے عربی نہ آتی ہو۔ عجمی الفاظ کو شعار بنانا دین اسلام میں نہیں۔''

فرماتے ہیں: ''تین شرطوں کے ساتھ دم کے جواز پر علماء کا اجماع ہے۔ امام سیوطی

وہ اللہ کا کلام ہو یا اس کا نام یا صفت ہو۔ :(1)

عربی زبان میں ہو اور معنی معلوم ہو۔ :(2)

ساتھ یہ عقیدہ ہو کہ دم بذات خود اثر نہیں کرتا بلکہ اللہ کی تقدیر سے اثر کرتا ہے ۔ :(3)

2 قسم :- تعاویذ کی دوسری

ایسا تعویز جس میں قرآن کی آیت لکھی ہو یا ایسی دعا لکھی ہو جو صحیح سند سے منقول ہو لٹکانے کے جواز و عدم جواز میں علماء کے دو قول ہیں :۔

پہلا قول : یہ صرف جائز ہے اور استحباب کے درجے میں نہیں وہ درج ذیل احادیث سے استدلال کرتے ہیں

1 دلیل :۔ : عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے وہ کہتے ہیں ، رسول اللہ ﷺ یہ کلمے سکھاتے تھے جو نیند میں گھبراہٹ کے وقت پڑھتے تھے

«بسم اللہ أعوذ بکلمات اللہ التامۃ من غضبہ و عقابہ و شر عبادہ و من ہمزات الشیاطین وأن یحضرون ، فانہا لن تضرہ»

''شروع اللہ کے نام سے میں اللہ کے مکمل کلمات کے ساتھ اس کے غضب ، عقاب اس کے بندوں کے شر ، اور شیاطین کے حاضر ہونے اور وسوسے ڈالنے سے پناہ پکڑتا ہوں ۔ تو اسے کوئی ضرر نہیں پہنچے گا ۔''

اپنی بالغ اولاد کو اس دعا کی تلقین کیا کرتے تھے اور جو بالغ نہ تھے تو تختی میں لکھ کر ان گلے میں لٹکا دیتے تھے ، ترمذی رقم : (277) سند حسن ہے لیکن اس کا قول ، ''فکان عبداللہ بن عمرو یلقنہا'' ضعیف تو عبداللہ بن عمرو بن عاص ہے ۔

محمد بن اسحٰق اس زیادت کے ساتھ متفرد ہیں اور وہ مدلس ہیں اور تمام سندوں میں وہ ''عن'' سے روایت کرتے ہیں ، الصحیحہ : رقم (264) ، صحیح الطیب رقم : (48) ۔ اسی طرح دیکھیں سنن ابی داؤد رقم : (3893) ، حاکم : (1/548) ، احمد : (2/181) ، ابن السنی : (736۔745 ،) ، مشکوۃ رقم (2477) : (217/1) ، یہ دلیل ضعیف ہے اور موقوف بھی جو حجت نہیں ۔

2 دلیل : دارمی (1/211) میں عطاء سے مروی ہے کہ ''حائضہ عورت کے گلے میں تعویذ یا تحریر تھی تو انہوں نے کہا اگر یہ چمڑے میں ہے تو اتار دے اور اگر چاندی کی ڈبیہ میں ہے تو کوئی حرج نہیں اگر چاہے تو اتار دے اور اگر چاہے تو نہ اتار ، عبداللہ کو کہا گیا آپ یہی کہتے ہیں ؟ فرمایا : ہاں ۔'' یہ مقطوع ہے جو حجت نہیں ۔

3 دلیل : ابن عباس ۔ سے مرفوعاً روایت ہے ''اگر کسی عورت پر ولادت کی تنگی ہو تو پاک صاف برتن لے کر اس میں یہ آیتیں لکھے ۔ :

1 ۔ کَأَنَّھُم یَومَ یَرَونَ مَا یُوعَدُون ... ۳۵ ... سورۃ الاحقاف

2 : ۔ کَأَنَّھُم یَومَ یَرَونَہَا لَم یَلبَثُوا ٤٦ ... سورۃ النازعات

3 : ۔ لَقَد کَانَ فِی قَصَصِہِم عِبرَۃٌ لِأُولِی الأَلبَابِ ۱۱۱ ... سورۃ یوسف

پھر اسے دھو کر عورت کو پلا دیا جائے اور اس کے پیٹ اور چہرے پر چھینٹے مارے جائیں) ۔

ابن السنی رقم : (619) ، کنز العمال : (64/1) رقم : (28381) ۔ اور اس کی سند بہت ضعیف ہے ، اس کی سند میں ابن ابی لیلی ہے جس کا حافظہ خراب تھا ، اور عبداللہ بن محمد بن المغیرہ ہے جو منکر الحدیث ہے ۔

امام ابن قیم نے بھی زاد المعاد ، 170/4 میں اس کے ضعف کی طرف اشارہ کیا ہے اور کہا ہے کہ سلف کی ایک جماعت کی رائے ہے کہ نظر بد کے شکار شخص کے لیے قرآن کی آیتیں لکھ کر پلا دی جائیں ، مجاہد کہتے ہیں قرآن کے لکھنے اور دھو کر مریض کو پلانے میں کوئی حرج نہیں ۔ اسی طرح ابو قلابہ سے بھی منقول ہے ۔

عائشہؓ فرماتی ہیں :

«لا بأس بتعلیق التعویذ من القرآن قبل نزول البلاء و بعد نزول البلاء»

''قرآن کا تعویذ میں اور بیماری سے پہلے لٹکانے میں کوئی حرج نہیں ۔''

ابو نعیم نے اپنی کسی کتاب میں روایت کیا ہے لیکن ہمیں ان کی ''الحلیۃ'' میں نہیں ملی ، نہ ہی اس کی سند ملی ، البتہ کنز العمال میں برقم : 28413 ، میں موجود ہے ۔ اور شیخ البانی نے ''ضعیفہ'' میں اسے ضعیف کہا ہے ۔ رقم (4770) ۔

امام ابن ابی شیبہ اپنی کتاب مصنف (7/ و27/8) : ''باب کسی کو پلانے کے لیے قرآن کے لکھنے رخصت'' میں کہتے ہیں انہوں ابن عباس کی روایت موقوفاً ذکر کی ہے جو ہم پہلے مرفوعاً ذکر کر چکے ہیں جس میں ابن ابی لیلی راوی ہے اور حدیث موقوف کے لفظ ہماری ذکر کردہ روایت کے مغائر ہیں ۔

پھر انہوں عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ذکر کی ہے کہ وہ پانی دم کر کے مریض پر ڈالنے میں حرج نہیں سمجھتی تھیں ۔

اور مجاہد سے ذکر کیا ہے کہ وہ دونوں قرآن کی آیت لکھ کر گھبراہٹ والے بیمار کو پلانے میں حرج نہیں سمجھتے تھے اور سعید بن جبیر تعویذ لکھا کرتے تھے ۔ پھر ابو قلابہ

اور عطاء کہتے ہیں ''ہم نے تعویذ کی کراہت اے عراقیو! سوائے تمہاری طرف کے کہیں سے نہیں سنی'' ۔

قرآنی تعویذ کے لٹکانے کا حکم دیتے تھے اور وہ کہتے کہ اس میں حرج نہیں ۔ سنن کبری (9/350-351) میں : ''یحیی بن سعید القطان سے دم اور لکھا ہوا لٹکانے کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا، سعید بن المسیب

کہتے ''یہ تو ہماری بات کی طرف لوٹتا ہے کہ نہ سمجھ میں آنے والے کلمات اور اہل جاہلیت کے دم جائز نہیں اور کتاب اللہ کے ساتھ دم جائز ہیں''۔ اسی طرح ردالمختار : (232/5) میں بھی ہے ۔ امام بیہقی

دوسرا قول : تعویذ لٹکانا جائز نہیں، قرآنی آیت یا حدیث سے ثابت کسی دعا کا لٹکانا جائز نہیں ۔

دلائل یہ ہے :

پہلی دلیل : نبی ﷺ سے یہ ثابت نہیں ۔

دوسری دلیل : کیونکہ اس کے جواز سے معوذات وغیرہ کے ساتھ دم کرنے کی سنت معطل ہو جائے گی ۔

تیسری دلیل : ابو عبید فضائل قرآن (11/1) میں اور ابن ابی شیبہ (29/8) میں ابراہیم نخعی سے بسند صحیح روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ وہ (صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین) قرآن اور غیر قرآن کے تمائم مکروہ سمجھتے تھے

۔

مغیرہ کہتے ہیں میں نے ابراہیم سے پوچھا اور کہا کہ مجھے بخار ہے آپ یہ آیت '' قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَسَلَامًا عَلَى إِبْرَاهِيمَ '' میرے بازو پر باندھ دیں تو انہوں نے اسے مکروہ سمجھا) ۔

سے روایت کیا کہ وہ قرآن کو دھو کر مریض کو پلانے کو مکروہ سمجھتے تھے ۔ نے حسن بصری پھر ابو عبیدہ

(مراجعہ کے لیے دیکھیں تعلیق الکلم الطیب رقم : 48، السلسلۃ الصحیحۃ، (585/1) رقم : 331

سے بھی یہی منقول ہے ۔ سے بھی اس کی کراہت بسند صحیح مروی ہے، ابن عباس رضی اللہ عنہ، حذیفہ رضی اللہ عنہ، عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ، عبداللہ بن عکیم، اصحاب ابن مسعود اور ایک روایت میں امام احمد عبداللہ بن مسعود

اور کراہت میرے نزدیک متعدد وجوہ سے راجح ہے ۔

1۔ نہی عام ہے اور تخصیص کی کوئی دلیل نہیں : ۔

2۔ سد ذریعہ کیونکہ جو ایسا نہ ہو اس کا لٹکانا مناسب نہیں ۔

3۔ لٹکانے کی صورت میں یہ احتمال ہے کہ لٹکانے والا بحالت قضائے حاجت واستنجاء وغیرہ ساتھ رکھ کر اس کی اہانت کا مرتکب ہو۔ میری کوشش تو یہیں تک ہے تو جو یہ تمام قسم کے دم و تعویذ کا قائل ہو تو وہ نص و اجماع
کا مخالف ہے اور جو سب کو شرک قرار دیتا ہے اگر یہ قرآن ہی کیوں نہ ہو تو وہ اپنے آپ پر ظلم کرتا ہے ۔

میں کہتا ہوں : دوسرے قول پر ترمذی (27/2) میں عبداللہ بن عکیم کی حدیث بھی دلالت کرتی ہے ۔

[وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : [من تعلق شیئا وکل الیہ

''جو کوئی چیز لٹکاتا ہے تو وہ اسی کے سپرد کر دیا جاتا ہے ۔''

(تو یہ صحیح حدیث تمام لٹکائی جانے والی چیزوں کے بارے میں مطلق ہے ۔ دیکھیں ترغیب للمنذری (306/4

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ الدین الخالص

ج1ص50

محدث فتویٰ